ٹیلیفون نمبر ۲۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۱۶

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی ــــ یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۴ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ اور مولوی عبدالمالک خان صاحب جو گوجرانوالہ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

برما سے چلے ہوئے کئی ایک اصحاب سفر کی بے حد صعوبات اٹھانے کے بعد آج یہاں پہونچے۔

مصر میں جنگ نازک ترین مرحلہ میں

مصر کی لڑائی کا پہلا دَور ختم ہو کر دُوسرا شروع ہو گیا۔ جبکہ محوری فوجیں مصر کی حدود میں گھس آئی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لڑائی کا یہ دَور فیصلہ کُن ہوگا۔ اس وقت لڑائی قریباً آٹھ ہزار مربع میل میں ہو رہی ہے اور اپنی شدت اور تباہ کاریوں کی وجہ سے نہایت وحشیانہ اور خوفناک جنگ کہلانے کی مستحق ہے۔ یہاں تک نوبت کس طرح پہونچی۔ اس کی کئی وُجوہ بیان کی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں کو ٹینکوں اور توپوں کے لحاظ سے فائدہ مند پوزیشن حاصل ہے۔ نئے قسم کے ٹینکوں اور چھ مونہہ والی ٹینک شکن توپوں نے توازن کو کسی حد تک پُورا کر دیا تھا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ٹینک اور توپیں کافی تعداد میں نہیں بھیجی گئیں۔ علاوہ ازیں امریکہ کے ماہروں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ لیبیا میں نئی قسم کے جو ٹینک بھیجے گئے تھے۔ ان میں کچھ نقص ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ محوری طاقتوں نے سامانِ جنگ تیار کرنے میں جو معیار قائم کیا ہے وہاں تک پہونچنے میں ہمارے راستہ میں ابھی تک مشکلات ہیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ روس۔ ہندوستان اور دوسرے مقامات میں سامان جنگ بھیجنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ لیبیا کے لئے جو سامان جنگ بھیجنا تھا۔ اس کی مقدار میں کمی واقعہ ہو گئی۔

ایک اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ بحیرہ روم میں جرمن ہوائی فوج کی طاقت بڑھ جانے کا نتیجہ یہ ہُوا ہے۔ کہ محوری جہازوں کے قافلوں کو روکنا مشکل ہو گیا۔ وجوہ خواہ کچھ ہوں۔ نتیجہ جو اس وقت تک رونما ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مصر کی جنگ نازک اور اہم ترین منزل میں پہونچ چکی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ دُشمن کی نظر اس وقت اسکندریہ پر ہے وُہ لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب ہوتا جا رہا ہے اور اسکندریہ کے لئے خطرہ نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے۔ اگر اس پر محوری فوجوں کا قبضہ ہو گیا۔ تو اس میں شک نہیں۔ کہ مشرق وسطیٰ میں برطانوی جنگی پوزیشن کو شدید نقصان پہونچے گا۔ کیونکہ برطانیہ کے ہاتھ سے ایک نہایت مفید بحری طاس جس میں جہازوں کے ٹھہرنے کے لئے گودیاں۔ اور ان کی مرمت کے انتظامات ہیں۔ نکل جائے گا۔ لیکن اس سے یہ خیال کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ بحیرہ روم سے برطانوی بیڑا واپس بلا لیا جائے گا۔

ان حالات کا اثر قدرتی طور پر انگلستان پر پڑا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہوس آف کامنز میں سر جان وارڈلا نے موجودہ وزارت کے خلاف اپنی تحریک عدم اعتماد پیش کی۔ اور اس موقعہ پر کہا۔ ہم ایک ایسے مرحلہ پر پہونچ چکے ہیں جبکہ ہمیں یہ امر واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ ہماری پوزیشن خطرناک ہو گئی ہے۔ اور ہمیں فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔

ایسے نازک ترین لمحات میں حکومت برطانیہ کے متعلق وُہ اعلان جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حال کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ اور جو مفصل طور پر "الفضل" کے گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے ماتحت معلوم ہوتا ہے۔ کاش حکومت برطانیہ کے ارباب حل و عقد کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق حاصل ہو۔

اس موقعہ پر ہم جماعت احمدیہ کو ان ہدایات کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جنگ کے خطرات کے متعلق فرما چکے ہیں۔ اور جن میں سے سب سے زیادہ اہم ہدایت دُعائیں کرنا ہے حضور نے اس موقعہ کے لئے خاص دُعائیں بھی بتا دی ہیں۔ اور نمازوں میں خود بھی مسلسل کرتے ہیں۔ تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ باجماعت نمازوں کا پُورا پُورا اہتمام کریں اور پھر ان میں باقاعدہ دُعائیں کی جائیں تاکہ خدا تعالیٰ خطرات کے اس سیلاب کے مقابلہ میں جو ہندوستان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حفاظت فرمائے۔ مصر میں محوری فوجوں کا غلبہ خطرہ کو ہندوستان کے بہت قریب کر دے گا۔ ایسے حالات میں آستانہ الوہیت پر گر کر نہایت ہی تضرع سے مسلسل دُعائیں کرنی چاہئیں۔

حفاظتی پارٹیاں اور حکومت پنجاب

قانون شکنی اور بدامنی کے حادثات کے پیش نظر ہم ایک گزشتہ پرچہ میں حکومت کو مشورہ دے چکے ہیں۔ کہ خلاف قانون حرکات کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلحہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ قابل اعتماد لوگوں کے لئے اسلحہ مہیا کرے اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا موزوں ہوگا۔ کہ حکومت بہار اس بارے میں مثال قائم کر چکی ہے۔ چنانچہ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ڈاکہ اور چوری وغیرہ کی وارداتوں کو روکنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ دیہات کی حفاظتی پارٹیوں کو مسلح کر دیا جائے۔ ہر گاؤں کی حفاظتی پارٹی کو دو بندوقیں دی جائیں گی۔ دیہاتیوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنے اپنے گاؤں میں حفاظتی پارٹیاں بنا لیں۔ حکومت ان کو ہر قسم کی امداد دے گی موجودہ حالات میں چونکہ اسلحہ کی کمی ہے۔ اس لئے پارٹی کے ہر ممبر کو مسلح کرنا ممکن نہیں۔ دیہاتی چاہیں تو تلواروں نیزوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو سکتے ہیں۔ حکومت پنجاب کو بھی چاہیئے۔ کہ دیہات میں اس قسم کے انتظام کی طرف توجہ کرے۔

اخبار احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں جلسہ جامعہ احمدیہ ۴ جولائی کو موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو رہا ہے۔ آج ۲ جولائی جامعہ احمدیہ میں طلباء اور اساتذہ کا جلسہ ہوا جس میں اساتذہ میں سے حافظ مبارک احمد صاحب مولوی ارجمند خان صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے طلباء کو ضروری نصائح کیں۔ نیز جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے انچارج مقامی تبلیغ نے قادیان کے مضافات میں تبلیغ کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ پھر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے طلباء کو ایام تعطیلات کے متعلق ہدایات دیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ پندرہ روز کے لئے مقامی تبلیغ کے ماتحت مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں۔

درخواستہائے دعا (۱) ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب کے بیوی بچے بیمار ہیں نیز احمدیت کی وجہ سے انہیں بعض محکمانہ تکالیف درپیش ہیں (۲) مولوی شرافت احمد صاحب کا لڑکا سعید احمد بعارضہ خسرا اور نور کی بیمار ہے (۳) بشیر احمد صاحب چغتائی کا لڑکا رفیق احمد گجرات میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۴) میرے عزیز بھائی محمد یوسف صاحب جو آج کل میدان جنگ میں ہیں۔ انہوں نے وہاں سے عاجزانہ التجا کی ہے۔ کہ بزرگان سلسلہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم مجھ کو مسیح پاک کی مقدس بستی میں بخیریت واپس لائے۔ اور جنگ کے بداثرات سے بچائے رکھے۔ آمین امۃ الرحمٰن بنت محمد یامین صاحب قادیان (۵) برادرم خواجہ محمد امین صاحب بسلسلہ جنگ اس وقت سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی اور خیریت سے واپسی کے لئے درد دل سے دعا کریں خاکسار خواجہ عبدالکریم خالد کلرک پراویڈنٹ فنڈ

قادیان (۶) خاکسار نے امسال خالصہ کالج امرتسر سے بی۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالیٰ یہ کامیابی میرے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ خاکسار عبدالرؤف خان بٹالوی

ولادت (۱) برادر ملک بشیر احمد صاحب عزیز کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ جون لڑکا تولد ہوا۔ ملک صاحب اس وقت میدان جنگ میں ہیں۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دُعا کریں (۲) برادر ملک حبیب اللہ خان صاحب فروٹ مرچنٹ لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۶ جون لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر (۳) ۲۱ جون کو خان بہادر مولوی محمد صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مدراس کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا کیا۔ احباب اسکی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحمید آڈیٹر (۴) میرے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ جون لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نعیم الرحمٰن نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے عمر دراز عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار سیٹھی خلیل الرحمٰن قادیان (۵) میرے لڑکے عبدالصمد خان کے ہاں ۲۶ جون لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔ عبدالحی خان کاٹھ گڑھی (۶) میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ عمر دراز عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار بشیر احمد راولپنڈی

تلاش (۱) ایک یتیم لڑکا نام ابراہیم عمر ۱۰ سال رنگ گورا جو قادیان میں اپنی ماں کے پاس رہتا تھا کہیں چلا گیا ہے۔ کسی کو ملے تو دارالشیوخ قادیان میں بھیج دیں۔ مفتی محمد صادق (۲) میرا لڑکا عزیز عبدالرحمٰن بعمر ۱۲ سال رنگ گورا قد لمبا۔ کان لمبے ۔ جسم درمیانہ قریباً ایک ماہ سے موضع مرا سے مفقود الخبر ہے۔ جس دوست کو ملے اس پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں:۔ خاکسار۔ فضل الدین ساکن مراڈ اکخانہ دیال گڑھ تحصیل بٹالہ

وہ مرحومین جن کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا

گزشتہ جمعہ مورخہ ۲۶ جون کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن مرحومین کی نماز جنازہ پڑھی۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱:۔ محمد عنائت اللہ خان صاحب کلسیاں ضلع شیخوپورہ

۲:۔ غلام احمد صاحب ابن مولوی عبدالکریم صاحب ڈار

۳:۔ والدہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب منڈی ہتھیاں۔ ضلع مردان

۴:۔ بشیر احمد صاحب ابن چودھری عبیداللہ صاحب ننگل انب ضلع امرتسر

۵:۔ چودھری میر احمد صاحب علی پور ضلع ملتان

۶:۔ بہمن صاحب خادم مسجد لمین کرال ضلع گورداسپور

۷:۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان کی اہلیہ صاحبہ کی پھوپھی صاحبہ مرحومہ

۸:۔ امۃ اللہ صاحب بنت محمد شفیع صاحب شکانہ صاحب

۹:۔ پسر فیروز الدین صاحب اودھونگل ضلع امرتسر

۱۰:۔ صوبیدار خوشحال خان صاحب صوبہ سرحد

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلان برائے قائدین و اراکین خدام الاحمدیہ بیرون مجالس

تمام قائدین بیرون مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام اراکین اور غیر اراکین خدام کی ایک مکمل فہرست دفتر ہذا میں بھجوائیں۔ نیز ایک فہرست مربیان کی بھی معہ ان کے پتہ کے ارسال کریں۔ غیر اراکین کی فہرست تیار کرتے وقت اس بات کا بھی ذکر کریں۔ کہ انہوں نے ان نوجوانوں کو رکن بنانے کی کیا مساعی کیں۔ اور ان کی طرف سے کیا عذر ہوا۔ اور ساتھ اپنا مشورہ بھی درج کریں۔ کہ وہ کس وجہ سے ممبر نہیں بنے۔ اور انکے ممبر بنانے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ غیر اراکین کے مکمل پتے معہ اُن کی ولدیت کے ضرور درج کریں۔ اس کے علاوہ تمام خدام کی فہرست تیار کرتے وقت ان کی ولدیت پیشہ عمر اور تاریخ رکنیت اگر معلوم ہو۔ تو وہ بھی درج کریں۔ اور یہ کہ انہوں نے یہ رکنیت فارم کس جگہ پر کئے تھے۔ کوشش کی جائے کہ یہ فہرست ہفتہ عشرہ تک اس دفتر میں پہنچ جائے۔ نیز بعض جگہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ لیکن انکے ممبران نے ابھی تک رکنیت فارم نہیں بھرے۔ سو ایسے اراکین سے گذارش ہے کہ جبتک وہ اپنے رکنیت فارم نہیں بھریں گے۔ وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے اس طرح اس غرض کو جس کے لئے یہ مجلس قائم کی گئی ہے پورا نہ کرنے والے ہونگے۔ اور ثواب سے بھی محروم رہیں گے۔ ایسے تمام اصحاب کو جو اپنے تئیں خدام الاحمدیہ میں شمار کرتے ہیں۔ وہ فوراً مرکز سے براہ راست یا اپنے علاقہ کے قائد کے ذریعہ رکنیت فارم منگوا کر اور ان کو بھر کر یہاں ارسال کریں۔ تا وہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں لائے جا سکیں۔

عباس احمد مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خانصاحب کا خطاب ملک معظم کی پیدائش کے موقعہ پر جناب حافظ عبدالسلام صاحب سپرنٹنڈنٹ ملٹری فائننس کو "خان صاحب" کا خطاب ملا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھے اور امتحان دے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان

آریہ سماج قادیان کا جلسہ

(۲)

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر زغلمانِ محمدؐ

آریہ سماج قادیان کے جلسہ میں لالہ خوشحال چند صاحب خورسند نے پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کو بھی بڑے پُر زور طریق پر پیش کیا۔ اور اس موت کو شہادت کا رُتبہ دیتے ہُوئے کہا۔ کہ یہ قربانی سماج کے لئے کی گئی ہے۔ اور یہ موت۔ موت نہیں۔ بلکہ حقیقی زندگی ہے اور جو لوگ اس موت کا موجب بنے وُہ ہمیشہ ناکام رہیں گے۔ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے ؛

اس کے جواب میں یہ گزارش ہے کہ پنڈت لیکھرام کی موت کا موجب کوئی انسان یا جماعت نہیں ہے۔ بلکہ سرو شکتیمان پرمیشور کی ذات ہے۔ کہ اس نے اپنے ایک برگزیدہ انسان کو چھ سال قبل اس وقوعہ کی اطلاع دی۔ اور یہ پیشگوئی اخبارات۔ اشتہارات اور تقاریر کے ذریعہ سے پُورے طور پر مشتہر کی گئی۔ یہ خدا کے چمکتے ہُوئے نشانات میں سے ایک نشان تھا۔ اور وُہ لوگ جو اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے معجزات سے مُنکر تھے۔ ان کے لئے ایک روشن اور واضح علامت تھی۔ جس نے بڑی صراحت کے ساتھ یہ بتا دیا۔ کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کے نشانات اور معجزات آج بھی بنی نوع انسان کو روحانیت کے لحاظ سے سیراب کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ واقعہ صرف پنڈت لیکھرام کی ذات تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ اس کے ذریعہ اسلام اور آریہ مت کا مقابلہ کرکے یہ بتا دیا گیا۔ کہ اسلام ہی ایک سچا۔ اور زندہ مذہب ہے جس کی زندگی اور صداقت کے آثار ہر زمانہ میں شاہد میں آتے رہتے ہیں ؛

چنانچہ پنڈت لیکھرام سے متعلقہ پیشگوئی میں یہ وضاحت موجود ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی وجہ یہ ہے کہ پنڈت صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ جیسا کہ فرمایا :-

(۱) وعدنی ربی واستجاب دعائی فی رجل عفسد عدو اللّٰہ ورسولہ المسمّٰی لیکھرام الفشاوری واخبرنی انّہ من الھالکین۔ انّہ کان یسب نبی اللّٰہ ویتکلم فی شانہٖ بکلمات خبیثۃ۔ فدعوت علیہ فبشرنی ربی بموتہٖ فی ستّ سنین ان فی ذالک لاٰیۃً للطالبین۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک اللہ اور رسول کے دُشمن کے بارے میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتا ہے۔ اور ناپاک کلمے زبان پر لاتا ہے جس کا نام لیکھرام ہے مجھے وعدہ دیا۔ اور میری دُعا سُنی۔ اور جب میں نے اس پر بد دُعا کی۔ تو خدا نے مجھے بشارت دی۔ کہ وُہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو جائے گا۔ (کرامات الصادقین)

(۲) پھر اس پیشگوئی کی کیفیت کشفی حالت میں آپ کو اس طرح دکھائی گئی۔ "میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ گویا وُہ انسان نہیں۔ ملائک شداد غلاظ سے ہے۔ وُہ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی۔ کہ اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص لیکھرام اور اس دوسرے کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے"۔ (برکات الدعا)

(۳) پھر اس پیشگوئی کی مزید تعیین اس طرح کی گئی۔ کہ اس کا وقت اور زمانہ بھی بتا دیا گیا۔ چنانچہ فرمایا :- ؎

وبشّرنی ربّی وقال مبشّراً
ستعرف یوم العید والعید اقرب

یعنی میرے خدا نے ایک پیشگوئی کے پُورا ہونے کی خبر دی ہے۔ اور خوشخبری دے کر کہا۔ کہ تو عید کے دن کو پہچانے گا جبکہ نشان ظاہر ہوگا۔ اور عید کا دن نشان کے دن سے بہت قریب اور ساتھ ملا ہُوا ہوگا"۔ (کرامات الصادقین)

(۴) پھر قتل کی حالت اور کیفیت کی حالت الہام کے ذریعہ یہ بتائی گئی۔ کہ عجلٌ جسدٌ لہ خوار۔ لہ نصب وعذاب۔ "یعنی یہ ایک گوسالہ سامری ہے۔ جو مُردہ ہو کر پھر آواز نکالتا ہے۔ یعنی روحانیت سے بے بہرہ اور بے جان ہے۔ اور اس گوسالہ سامری کی طرح اس کا انجام عذاب ہے۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف تھا۔ کہ جیسا گوسالہ سامری شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ویسا ہی یہ بھی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ اور پھر آگ میں جلایا جائے گا"!

سو یہ پیشگوئی جس رنگ میں کی گئی تھی اور اس کی جو تفصیل اور کیفیت بتائی گئی تھی۔ بعینہ اس کے مطابق ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لاہور میں پُوری ہُوئی۔ پس اس پیشگوئی کی کیفیت اور حالات کو دیکھتے ہُوئے کوئی۔ غیر متعصب عقلمند انسان اس بات کو باور نہیں کرسکتا۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت کسی انسانی حیلہ اور تدبیر کا نتیجہ تھی۔ واقعات اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ یہ صرف خدا تعالیٰ کا کام تھا۔ اس نے اسلام اور رسُول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے لئے دُنیا کو ایک واضح نشان دکھلایا۔ پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مباہلہ کیا تھا۔ اور اسلام اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ باطل اور جھوٹا قرار دینے کے بعد یہ دُعا کی تھی۔ کہ :-

"اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر۔ کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا"! (خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۴)

چنانچہ اس دُعائے مباہلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ماتحت وُہ اپنی سزا کو پہونچ گیا۔ اور جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا۔ اس کے عین مطابق اس جہان سے رخصت ہو گیا اب کوئی دانشمند انسان اس عبرت ناک موت کو شہادت نہیں کہہ سکتا۔ شہادت تو وُہ موت ہوتی ہے۔ جو خدا کی خاطر اور اس کے لئے ہو۔ لیکن پنڈت لیکھرام کی موت تو خدا کے ساتھ مقابلہ کر کے نتیجہ میں تھی۔ جو ایک عذاب اور ذلت کے رنگ میں تھی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عظیم الشان نشان کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ :-

"اللہ۔ اللہ! یہ کیا ہیبت ناک اور دہشت ناک نشان ظاہر ہُوا۔ جس نے آنکھوں والوں کو خدا کا چہرہ دکھا دیا"!

اور حقیقۃً اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایسی مفصّل پیش گوئی کا جس میں جُزئیات تک کی صراحت کر دی گئی ہو اور زمانہ۔ سال۔ کیفیت۔ دن۔ اور وقت معین کر دیا ہو۔ اس کا اپنے وقت پر اسی رنگ میں پورا ہونا۔ یہ خدا کا چہرہ دیکھ لینے۔ اور اس کی ہستی پر یقین کامل کر لینے کے مترادف ہے۔ اس نے اپنے مامُور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دُنیا کو دکھلا دیا۔ کہ اسلام کی صداقت نمایاں۔ اور اس کے نشانات واضح ہیں۔ اور اس زمانہ میں اگرچہ دوسرے مذاہب روحانیت سے خالی ہو گئے ہیں۔ لیکن اسلام کے یہ معجزات آج بھی رُوحانی دُنیا میں آفتاب بنکر چمک رہے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کا طالب ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے مامُور اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل امتی انسان کے ذریعہ سے آج بھی ان کا مشاہدہ۔ اور معائنہ کر سکتا ہے ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است۔ بیا بنگر زغلمان محمدؐ

خاکسار ملک محمد عبد اللہ۔ قادیان

دارالسلطنت چین چنگنگ کے دلچسپ حالات

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے موٹر ڈرائیور مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل نے چنگنگ سے چین کے دلچسپ حالات لکھ کر ارسال کئے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ہمیں چین کے دارالسلطنت چنگنگ میں آئے ہوئے تقریباً ۲۵ دن ہو گئے ہیں۔ جس وقت ہم یہاں ہوائی جہاز سے اترے تو لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔ کہ یہ کس ملک کے رہنے والے ہیں۔ میں کسی وقت بازار جاتا ہوں۔ تو لڑکے لڑکیاں بعض وقت مارے ڈر کے چھپ جاتے ہیں۔ چین کے باوجود ہندوستان کے قریب ہونے کے یہ حال ہے۔ کہ کوئی ہندوستانی یہاں شائد کبھی آیا ہی نہیں۔ زبان نہ جاننے کی وجہ سے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور زبان اس قدر مشکل ہے کہ شاید سیکھ سکیں۔

چنگنگ بہت وسیع شہر ہے۔ اور بہت پرانا شہر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شہر ہزاروں برس پہلے کا بنا ہوا ہے تمام شہر بوسیدہ حالت میں ہے۔ کہتے ہیں کہ جاپان نے بم باری کر کے شہر کی حالت خراب کر دی ہے۔ ورنہ بہت خوبصورت شہر تھا۔ تاہم ابھی تک خوبصورتی قائم ہے آبادی یہاں کی بہت زیادہ ہے۔ یہاں چائے کے ہوٹل بہت کثرت سے ہیں۔ روزانہ ہزاروں آدمی ہر وقت ہوٹل میں چائے پیتے نظر آئینگے پہلے لوگ افیم بہت استعمال کرتے تھے۔ ہر آدمی افیم کھاتا تھا۔ لیکن اب یہ قانون ہے۔ کہ کوئی افیم استعمال کرتا پایا جائے تو گولی مار دو۔ اس لئے اب رواج کم ہو گیا ہے شراب ہر آدمی استعمال کرتا ہے۔ شراب کی غالباً عام اجازت ہے۔ چین میں ریل عام نہیں ہے۔ شائد کہیں ہو مگر ہم نے نہیں دیکھی۔ چین ہندوستان کی طرح میدانی ملک نہیں۔ بلکہ پہاڑی ملک ہے۔ شائد اسی وجہ سے یہاں ریل کا استعمال کثرت سے نہیں ہو سکتا۔ تمام ملک میں شاذ ہی کہیں ریل ہے۔ چین کے لوگ محنتی ہیں چنگنگ دارالسلطنت میں تقریباً سب مزدور لوگ بستے ہیں۔ یا دفتروں میں کام کرنے والے باقی سب لوگ یا تو فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ یا شہر سے ان کو نکال دیا گیا ہے تاکہ فالتو آدمی نہ رہیں۔ باوجود اسکے بہت آباد ہے۔ تمام بازار ہر وقت بھرپور معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں شہر کے بیچ میں ہی ایک بہت بڑی پہاڑی ہے۔ اس میں شلٹر بنایا ہوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسمیں پناہ لے سکتے ہیں۔ جب خطرہ کا الارم ہوتا ہے سب اسمیں چلے جاتے ہیں۔ اندر روشنی وغیرہ سب طرح کا انتظام ہے۔ چنگنگ کے ارد گرد دریا ہے۔ دریا کے پار بھی بہت آبادی ہے۔ رات کو یہ شہر نہائت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہاں ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ مگر لوگ بہت اطمینان سے رہتے ہیں۔ لوگوں کے چہرہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ جنگ کی وجہ سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ کبھی بلیک آؤٹ وغیرہ نہیں ہوتا۔

دارالسلطنت چین چنگنگ پہاڑوں کے بیچ میں آباد ہے۔ راستہ کے لحاظ سے قدرتی طور پر محفوظ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کبھی یہاں چڑھائی نہیں کر سکتا سوائے ہوائی جہاز کے۔ آبادی زیادہ تر غیر مسلموں کی ہے۔ غالباً بدھ مذہب کے پیرو زیادہ ہیں۔ عیسائی مذہب کے بھی ہیں۔ یہاں مکتی فوج کے مبلغ بھی ہیں۔ مسلمان کم ہیں۔ اور جو ہیں وہ غالباً انہی کی طرز معاشرت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کی خوراک ہے۔ حرام حلال میں کوئی تمیز نہیں مذہب سے کوئی زیادہ لگاؤ نہیں۔ سؤر کتا بلی۔ چوہا سانپ مینڈک علاوہ اسکے تمام گند بلا تمیز کھاتے ہیں۔ میں نے خود بازاروں میں یہ چیزیں بکتی دیکھی ہیں۔ ہمیں یہاں آئے ہوئے بہت دن ہو گئے ہیں۔ گوشت کبھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ یہ لوگ حلال تو کرتے نہیں۔ یہاں تمام چنگنگ بلکہ تمام چین میں گائے کے گوشت کا استعمال بہت ہے۔ افسوس ہے کہ ہندوستان میں گائے کے ذبح پر ہندو مسلم فساد ہوتے ہیں۔ مگر یہاں یہ حالت ہے۔ کہ ہمارا ایک باورچی جو کہ ہندو تھا ملازمت چھوڑ گیا۔ کہ یہ کیسے لوگ آئے ہیں جو گائے کا گوشت ہی استعمال نہیں کرتے۔ اور ہم تو کوئی بھی گوشت استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اسلامی طریق پر تو وہ حلال کرتے نہیں۔ کوئی تمیز حرام حلال میں نہیں ہے۔ خدا اور رسول کا پیغام یہاں پہونچانا ضروری ہے۔

یہاں کی رہائش اس قدر گراں ہے۔ کہ دو آدمی یہاں رہتے ہیں سوائے سبزی کے اور کچھ نہیں کھاتے۔ ایک دن کا خرچ ۳۲، ۳۳ روپے سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے کبھی اگر گوشت استعمال کرنا ہو۔ تو مرغی منگوا کر خود ذبح کرتے ہیں۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے۔ کہ ایک مرغی کی قیمت ۱۰ روپے بلکہ کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جنگ سے قبل رہائش بہت سستی تھی جنگ کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔ مکان تو رہنے کے لئے ملتا ہی نہیں۔ چائنا کپڑا فٹ کے حساب سے بکتا ہے۔ ہر فٹ کپڑا غالباً ۳۰، ۳۲ روپے تک آتا ہے۔ بلکہ اچھا کپڑا چالیس تک آتا ہے۔ آپ حیران ہونگے۔ کہ یہاں کے لوگ پھر کیسے گزارہ کرتے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ یہاں کا جو سکہ رائج ہے اس کو ڈالر کہتے ہیں۔ یہاں ہر مزدور قریباً ۴۰۰۔ ۵۰۰ ڈالر ماہوار کما لیتے ہیں اور اسی حساب سے خرچ کرتے ہیں۔ ایک روپے کے ۵ ڈالر ملتے ہیں۔ اس لئے غیر ملک والوں

لیڈران احرار کا انجام

لیڈران احرار نے ایک عرصہ سے اودھم مچا رکھا تھا۔ کبھی کسی کے خلاف چڑھائی کر دیتے۔ اور کبھی کسی کے مونہہ آتے۔ اور چونکہ وہ ہر ناجائز سے ناجائز حربہ استعمال کر لیتے۔ اور ہر رنگ اختیار کر لیتے اس لئے مدمقابل طرح دے جاتے۔ اس طرح احرار کے مونہہ کو خون لگتا گیا۔ حتیٰ کہ وہ وقت آگیا۔ جب انہوں نے پورے ساز و سامان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے خلاف حملہ کیا۔ اور یہ سمجھ کر کیا۔ کہ اس چھوٹی سی جماعت پر غلبہ پانا کونسا مشکل ہے۔ اسی بناء پر انہوں نے بڑے بڑے دعوے کئے۔ حتیٰ کہ کہا قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے گی۔ اور تین سال کے اندر اندر کوئی احمدی دیکھنے کو بھی نہ مل سکیگا لیکن دو تین سال گزر گئے۔ ان پر اور تین سال بھی گزر گئے۔ احرار جماعت کو تو ایک بال برابر بھی نقصان نہ پہونچا سکے۔ بلکہ اس عرصہ میں خدا تعالےٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے ہر لحاظ سے نہائت شاندار ترقی حاصل کی۔ اس کے مقابلہ میں احرار کی جو حالت ہو چکی ہے۔ وہ ہماری زبانی نہیں۔ بلکہ ایک غیر کی زبانی سنیئے۔ معاصر انقلاب (۳۰ جون ۱۹۴۲ء) نے لیڈران احرار کی حالت پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

کسی زمانے میں پنجاب میں ایک مجلس احرار ہوا کرتی تھی۔ اس کی پالیسی تھی۔ "آدھا تیتر آدھا بٹیر" اس کے دو چہرے تھے۔ ایک کا رُخ کانگرس کی طرف اور دوسرے کا رُخ مسلمانوں کی طرف رہتا تھا۔ مولوی حبیب الرحمن جیل میں چلے گئے۔ چودھری افضل حق کا انتقال ہو گیا۔ مولانا داؤد غزنوی کانگرسی بن گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری وعظ فروشی سے ٹکے بٹورنے میں مصروف ہو گئے۔ ایک ٹٹروں ٹوں مولوی مظہر علی صاحب اظہر باقی رہ گئے ؎

ایک بلبل ہے کہ ہے محو ترنم اب تک
اس کے سینے میں ہے نغموں کا تلاطم اب تک

لیکن مولوی صاحب کی یہ کیفیت ہے۔ کہ کبھی انہیں آزادی ہند کی خواہش ستانے لگتی ہے تو مسلم لیگ کو آزادی کی مخالف قرار دے کر اُسے بُرا بھلا کہنے لگتے ہیں۔ کبھی ہندوستان کے آئندہ آئین کا خیال آتا ہے۔ تو دبی زبان سے پاکستان کی حمائت بھی کر دیتے ہیں۔ پھر جب "مسلم عوام کی غریبی" پر نظر جاتی ہے۔ اور مسلم لیگ میں بعض سرمایہ دار اور نواب نظر آتے ہیں۔ تو آپ "بولشویکانہ" غیظ و غضب کا اظہار فرمانے

لگتے ہیں۔

پچھلے دنوں آپ نے راولپنڈی کے ایک جلسے میں تقریر کی۔ اور کہا کہ مسلم لیگ سرمایہ داروں اور نوابوں کی جماعت ہے۔ جس کے پاس مسلم عوام کی غریبی کو دور کرنے کیلئے پاکستان کی سکیم کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ اور اس سکیم کی یہ کیفیت ہے کہ

تحریک شہید گنج کی طرح پاکستان سکیم بھی ایک "الیکشن سٹنٹ" ہے۔ جب اس کے چلانے والوں کو اسمبلی میں کرسیاں مل جائیں گی۔ تو یہ تحریک خود بخود ختم ہو جائے گی۔

اس کا مطلب یہ سمجھنا چاہئیے۔ کہ

(۱) احرار جس طرح شہید گنج کی تحریک کو "الیکشن سٹنٹ" سمجھتے تھے۔ اسی طرح پاکستان کو بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔

(۲) جس طرح احرار نے پہلے "سٹنٹ" میں مسلمانوں کی مخالفت کی تھی۔ اسی طرح وہ اس دوسرے سٹنٹ یعنے پاکستان کے بھی مخالف ہیں۔

(۳) شہید گنج کے بعد جن لوگوں کو اسمبلی میں نشستیں ملیں۔ ان میں احرار نہ تھے لہذا پاکستان کی وجہ سے جو لوگ منتخب ہوں گے ان میں بھی احراریوں کا عنصر نہ ہوگا

چند سوالات ہیں مثلاً:۔

(۱) یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ مولوی مظہر علی کو تحریک شہید گنج کی مخالفت کے باوجود اسمبلی میں کرسی مل گئی؟

(۲) کیا سرمایہ دار اور نواب قسم کے مسلمانوں کو اسلام مسلمان نہیں سمجھتا؟ کیا دولت مند ہونا گناہ ہے؟

(۳) "مسلم عوام کی غریبی" کو دور کرنے کا کونسا پروگرام احرار نے تیار کیا ہے اور گزشتہ بارہ سال کی مدت میں انہوں نے کتنے مسلم عوام کو خوشحال بنایا ہے۔

غالباً مجلس احرار "مسلم عوام کی غریبی" کو دور کرنے کے پروگرام پر اس لئے عمل نہیں کرتی۔ کہ کہیں وہ بھی خوشحال اور دولت مند بن کر مسلم لیگ میں شامل نہ ہو جائیں ع

غرض دوگونہ عذابست جان مجنوں را

کیرنگ اڑیسہ میں تبلیغ احمدیت

شہر خوردہ کے جلسہ سے فارغ ہو کر ۱۱ جون کو تبلیغی وفد موضع کیرنگ میں پہونچا۔ اس گاؤں کی اکثریت احمدی ہے۔ گاؤں کے باہر مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت کے دیگر احباب نے وفد کا استقبال کیا۔

احمدیہ مسجد میں پہنچ کر اول مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بہار و اڑیسہ نے نصف گھنٹہ تک اور پھر جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی امیر وفد نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقاریر فرمائیں جماعت کا کثیر حصہ حاضر تھا۔ دونوں تقاریر کے سننے سے حاضرین چشم پر آب ہو گئے۔ اور طبائع میں نیک تبدیلی کی ایک نئی لہر دوڑنے لگی۔

اسی روز شام کو مدرسہ کے صحن میں جماعت کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے علامہ راجیکی صاحب نے جماعت کو نظام کی اطاعت کرنے کی طرف پرحکمت طریقوں سے توجہ دلائی۔ جس کے سننے سے قلوب پر گہرا اثر پڑا۔ اس کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے "بدظنی کے مضرات" اور "الزام تراشی کے نقصانات" پر مؤثر اور مفصل لیکچر دیا۔ جس نے دلوں کو ہلا دیا۔

۱۲ جون کو خطبہ جمعہ میں مولوی محمد سلیم صاحب نے بوضاحت اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ ہمیشہ اعلےٰ پر ادنےٰ کو قربان کیا جاتا ہے۔ لہذا ہمیں غور کرنی چاہئیے کہ وہ کونسی چیز تھی۔ جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام تک کو قربان کر دیا۔ وہ تھی سچائی جس کے قیام کے لئے اللہ تعالےٰ نے بوقت ضرورت ایسے ایسے انقلاب برپا فرمائے۔ کہ دنیا میں نیا آسمان اور نئی زمین جلوہ گر ہوئی۔ اور پہلی قوموں کو ایسا بے نام و نشان کر دیا گیا۔ گویا کہ وہ کبھی تھیں ہی نہیں۔ لہذا ہمیں ہمیشہ سچ پر قائم رہنا چاہئیے۔ خواہ اس کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑے۔

اسی روز شام کو مدرسہ کے صحن میں اطفال اور خدام کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب منعقد ہوا جس میں اول اطفال نے اور پھر ارکان خدام الاحمدیہ نے بزبان اڑیہ اور اردو تقاریر کیں۔ اطفال کی تعلیمی کوششوں کا نتیجہ نسبتاً اچھا رہا۔ آخر میں صدر صاحب کی تقریر اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

۱۳ جون کی شام کو مدرسہ کے صحن میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مہاشہ محمد عمر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں اول گیانی عباد اللہ صاحب نے گرو گرنتھ صاحب سے شلوک سنا کر حضرت بابا نانک صاحب کا دین اسلام پر پیرو ہونا ثابت کیا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ پھر جناب صدر نے لفظ "اوتار" کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے موجودہ زمانے کے اوتار حضرت احمد رودر گوپال کی صداقت ویدوں کی رو سے ثابت کر کے حاضرین کو ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد کیرنگ میں محلہ وار تبلیغی و تربیتی جلسے شروع ہو گئے۔ چنانچہ پہلا جلسہ ۴۲-۶-۱۵ کو محلہ دلائی سامی میں شام کے وقت زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے بعنوان "اسلام کے احسانات عورتوں پر" ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ جس کے آخری حصہ میں نماز و روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کے فرائض پورے کرنے۔ اور تعلیم حاصل کرنے کی تاکید کی۔ آخر میں جناب صدر نے دینی تعلیم حاصل کرنے اور اولاد کو اچھی تربیت دینے پر نصائح فرمائیں۔ اور دعا پر جلسہ ختم کیا۔

دوسرا جلسہ ۴۲-۶-۱۷ کو ناظر خانصاحب کے مکان پر زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں گیانی عباد اللہ صاحب نے از روئے گرنتھ صاحب اور حضرت نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ توحید و نماز کے متعلق پر اثر وعظ فرمایا۔ اس جلسہ میں ناظر خانصاحب کی اہلیہ محترمہ نے بر عایت پردہ وفات مسیح پر ایک عمدہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ نیز ایک نظم بھی پڑھی

۴۲-۶-۱۸ کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں چھ ہندوؤں کا ایک وفد تحقیق حق کے لئے آیا۔ جسے نہایت محبت سے مہاشہ محمد عمر صاحب نے سنسکرت اور ہندی زبان میں اس زمانہ کے کرشن رودر گوپال کے ظہور کی خوشخبری سنائی۔ مولوی سید محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ ترجمان تھے۔ یہ سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ ہندو مہمان بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

اسی دن شام کو محمد یسین صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ کے مکان پر ایک جلسہ زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ ازاں بعد جناب صدر صاحب نے تقاریر پر تبصرہ فرماتے ہوئے احمدی مرد و زن کو اشاعت احمدیت کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔

۱۹ جون کو جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے خطبہ جمعہ میں سورۃ فلق کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر مومن پوری ہمت اور کوشش سے کام لے تو ہر اس چیز کو جس میں شر ہو خیر سے تبدیل کر سکتا ہے جیسے زہر کو عمدہ ادویات میں تبدیل کر لیا جاتا ہے اسی طرح ان انسانوں کو جن میں شر کا فاسد مادہ ہو سراسر خیر کے رنگ میں ڈھالا جا سکتا ہے جیسا کہ انبیاء کرام آ کر کرتے ہیں۔ پھر مومن پر جب مصائب کے بادل آتے ہیں۔ تو ان کے پیچھے ایک لیلۃ القدر بھی ہوتی ہے۔ جس میں دعاؤں سے کام لے کر ہم اپنی ظلمت کو نور سے بدل سکتے ہیں۔ پھر اتحاد اور اطاعت قیمتی جوہر ہیں ان کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئیے۔

پھر فرمایا۔ کہ اگر تم حقیقی انقلاب پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تو پہلے اپنے جسموں میں انقلاب پیدا کرو۔ یہ آنکھیں اور کان تمہارے کتنے فرمانبردار ہیں۔ باوجود ان کی فرمانبرداری کے اگر تم ان کو درست نہ کر سکے۔ تو پھر دوسرے نافرمان لوگوں کو کیسے درست بنا سکو گے۔

اسی دن شام کو جناب سردار عجب لعل خاں صاحب سربراہ کار کے مکان پر زیر صدارت مولوی محمد سلیم صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں مردوں اور مستورات کی حاضری پہلے جلسوں سے زیادہ تھی۔ جماعت احمدیہ کرڑا پلی اور بنگالو کے احباب بھی ایک درجن کے قریب شامل تھے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور مہاشہ محمد عمر صاحب نے "ہندو مسلم اتحاد" پر اور مولوی قریشی محمد حنیف صاحب قمر آنریری مبلغ نے "تبلیغ احمدیت کی اہمیت" پر تقاریر کیں۔ اور آخر میں جناب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی۔ نیز بھکین خان صاحب کی صاحبزادی کے نکاح کا خطبہ پڑھا جس میں شرک و بدعات سے بچنے کی تلقین کی۔ ان جلسوں اور تقاریر کے علاوہ قریباً روزانہ مسجد میں حضرت مولوی راجیکی صاحب درس قرآن کریم فرماتے رہے۔ احمدی مستورات بھی بعض اوقات بر عائت پردہ شامل ہوتی رہیں علاوہ ازیں مولوی صاحب موصوف نے دو نکاح بھی پڑھے جنمیں قابل قدر نکات معرفت اور پند و نصائح فرمائیں۔ جن سے جماعت میں کئی امور کی اصلاح ہوئی۔ (نامہ نگار)

گورنمنٹ برطانیہ اور دعا!

موجودہ جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کا طریق

گذشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک رؤیا مبارکہ کے رو سے گورنمنٹ برطانیہ اور انگریزی قوم کو یقینی فتح حاصل کرنے کے لئے فرمایا۔ "یہ کتنی واضح پیشگوئی تھی۔ جو خدا تعالےٰ نے مجھے بتائی۔ اور یہ ایک ایسے وقوعہ کی خبر تھی کہ جس کی مثال کم کیا، کوئی ملتی ہی نہیں۔ پھر ایک اور بات جو اس میں بتائی گئی یہ ہے۔ کہ اگر میں اور احمدی جماعت دعا کرے تو انگریزوں کو کامیابی ہو سکتی ہے۔" پھر فرمایا "اگر یہ لوگ خدا تعالےٰ کے حضور استدعا کریں۔ کہ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں۔ کہ تیری صداقت جہاں بھی ملے گی۔ ہم اسے ضرور قبول کریں گے۔ اور اگر متحارب قوموں میں سے کوئی اتنی تبدیلی کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی مدد مانگے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ وہ اس سے مصیبت کو ٹال دے گا۔"

غرض ہمارے مقتداء و امام کی طرف سے اس واضح پیشگوئی کے مطابق جو کہ خدا تعالےٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بتلائی۔ ایک ایسا زبردست پیغام ہے جو اسلام اور احمدیت کی صداقت کے لئے واضح اور بیّن ثبوت ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس پیغام کو جلد سے جلد انگریز قوم کے ہر فرد تک پہنچائیں۔ چنانچہ بمنظوری حضرت امیر المومنین بنصرہ العزیز تجویز کی گئی ہے۔ کہ اس شاندار پیغام اور روحانی دعوت کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مناسب طریق کے ساتھ انگریزی میں طبع کرا کے حکومت کے انگریز افسروں اور دیگر انگریز قوم کے افراد تک جتنی جلدی ہو سکے پہنچایا جائے۔

قادیان میں اس کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اور احباب قادیان اس عظیم الشان کار ثواب کے لئے بشرح صدر تعاون فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ چونکہ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے خصوصاً اس لئے کہ اعلےٰ کاغذ بہت ہی گراں ہو چکا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ اور مستطیع اصحاب کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ پیارے امام اور جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریز قوم کو یہ پیغام پہنچانے کے لئے حسب استطاعت اس چندے میں حصہ لیں۔ مگر دیر نہ ہو۔ کیونکہ یہ بہت نازک وقت ہے۔ اسلئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے پیارے امام کے پیغام کو آپ کے فرمانے کے بعد جلدی ہی چہار دانگ عالم میں پھیلا دیں۔ یہ چندہ "بمد نشر و اشاعت برائے انگریزی پیغام" کے نام سے بھجوایا جائے۔ جو جماعتیں چاہیں یہ چندہ اُن کے نشر و اشاعت کے عام بجٹ میں محسوب کیا جا سکتا ہے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ وقت ضائع نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ اعلان دیکھتے ہی احباب کرام احمدی بہنیں اور عہدیداران جماعت احمدیہ خصوصیت سے سکرٹری صاحبان نشر و اشاعت پوری سعی اور پُر جوش اخلاص کے ساتھ چندہ جمع کرنا شروع کر دیں۔ اور ماہ حال کی دس اور پندرہ تاریخ تک دو قسطوں میں روانہ فرما دیں۔ کیونکہ اس کے چھپنے میں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کیا جائیگا۔ نیز عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب کرام جتنے انگریز افراد تک یہ پیغام پہنچا سکیں۔ وہ ہم سے طلب فرمالیں۔ اور جو اُن کو پتے یاد ہوں۔ اُن سے بھی مطلع فرمادیں۔ یہ ضروری ہے کہ جن انگریزوں میں تقسیم کرنے کیلئے پیغام منگوانا ہو۔ اُن کے پتے لکھے جائیں۔ تاکہ ہماری طرف سے انہیں نہ بھجوا دیا جائے۔

خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد عفی عنہ
مہتمم نشر و اشاعت قادیان

تحریک جدید سال ہشتم کا چندہ ادا کر دینے والے سال نہم کا چندہ پیشگی ادا کر سکتے ہیں

بابو محمد عبد اللہ صاحب سپروائزر ایران۔ "تحریک جدید سال ہشتم" کی تحریک کے وقت دارالامان میں رخصت پر تھے۔ انہوں نے حضور کا خطبہ سنکر اپنے۔ اپنی اہلیہ صاحبہ اور اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے اضافہ کے ساتھ وعدے پیش کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس وقت ۹ر جنوری ۱۹۴۲ء کا خطبہ پڑھا جس میں فرمایا تھا۔ کہ "میں جماعت کے دوستوں کو پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنی نیتوں کو درست کرو۔ اپنے ارادوں کو نیک بناؤ۔ اور اپنی کمروں کو کس لو۔ کیونکہ اب تحریک جدید کا ایک لمبا دور گذر چکا ہے۔ اور بہت تھوڑا باقی ہے۔ جو جماعتیں اپنے چندوں کی لسٹیں بھجوا چکی ہیں۔ اُن کو میں نصحت کرتا ہوں کہ اپنی لسٹوں پر نظر ثانی کریں۔ اور جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے۔ اُن کے پاس ایک دفعہ پھر جائیں۔ اور ان کے سامنے ان کی آمد اور ان کی قربانی کا نقشہ پیش کر کے کوشش کریں۔ کہ وہ پھر اپنے وعدوں پر غور کریں۔ اور اپنے چندوں میں اضافہ کریں۔ اسی طرح ہماری جماعت میں سینکڑوں افراد ہیں۔ جو براہ راست چندے بھجواتے ہیں۔ ان کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جن افراد نے اپنی حیثیت کے مطابق قربانی نہیں کی۔ یا کچھ چندہ تو دیا ہے۔ مگر وہ کسی صورت میں ان کی قربانی نہیں کہلا سکتا۔ وہ بھی اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں۔ اور مطالبہ کے مطابق قربانی کریں۔" "ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر چندہ دیتے ہیں۔"

اس پر بابو صاحب نے اضافہ کرنے کی یہ صورت نکالی۔ کہ اپنا۔ اپنی اہلیہ۔ اپنے والد صاحب مرحوم کے علاوہ اپنی والدہ صاحبہ اور اپنے دو لڑکوں اور دو لڑکیوں کی طرف سے بھی سال اول تا سال ہشتم کا وعدہ پیش کیا۔ اس طرح آپ نے

سال ہشتم میں ۴۲۷ روپے ۴ آنے ۸ کس کی طرف سے ادا کرنے تھے۔ مگر آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ دوست جلد سے جلد وعدے ادا کریں۔ یاد تھا۔ اس کی تعمیل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں جب رخصت سے واپس آیا۔ تو پاس کچھ نہ تھا۔ بلکہ مقروض تھا۔ لیکن دل میں تڑپ ضرور تھی۔ کہ کسی طرح میں ۳۱ رمئی سے پہلے ادا کردوں۔ اس لئے آتے ہی میں نے درخواست کی۔ کہ میرے پراونڈنٹ فنڈ سے کچھ امداد کی جائے۔ جس وقت میری درخواست پیش ہوئی۔ اس سے چند دن پہلے یہ قانون پاس ہو چکا تھا۔ کہ کوئی ملازم دوران جنگ میں پراویڈنٹ فنڈ واپس نہیں لے سکتا۔ خواہ اس کی اپنی رقم ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحم ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری نیت اور ادائیگی کی شدید خواہش کو دیکھتے ہوئے افسران مجاز کے دل میں ڈالا کہ وہ میری درخواست بطور خاص کیس منظور کریں۔ چنانچہ انہوں نے منظوری دے دی۔ اور روپیہ ۳۱ رمئی سے قبل دارالامان پونچا دیا۔ مگر مجھے اطلاع دیر سے ملی اس لئے اب چیک ارسال کر رہا ہوں۔ اس سے میرے سال ہشتم کا چندہ پورا ہوگیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ (اب آپکا اپنا۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ۔ چار بچوں۔ اور والدین کی طرف سے آٹھ سالوں کا چندہ پورا وصول ہوگیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزا)

آپ سال ہشتم کا ادا کرنے کے بعد چاہتے ہیں کہ سال نہم کا وعدہ بھی حضور کے بہ تفصیل ذیل پیش کریں۔

حضرت والد صاحب مرحوم ۱۰ روپے۔ والدہ ماجدہ صاحبہ ۱۰ روپے۔ خود اپنی طرف سے ۲۳۰ روپے۔ اہلیہ صاحبہ سعیدہ بیگم صاحبہ ۲۶ روپے۔ حمید اللہ صاحب پسر خود ۶ روپے مجید اللہ صاحب پسر خود ۶ روپے۔ رشیدہ بیگم صاحبہ دوشیزہ ۶ روپے۔ صالحہ بی بی دوشیزہ کل رقم ۳۰۰ روپے ہے۔ یہ وعدہ بھی آپکا حضور کے پیش کر دیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے آپ کو جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کا یہ وعدہ گذشتہ سال سے قریباً ۲۰ فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ اور آپ نے لکھا ہے کہ میں اس فکر میں ہوں کہ سال نہم کا ۳۰۰ روپیہ بھی ۳۰ رنومبر ۱۹۴۲ء سے پہلے پہلے ادا کرلوں۔ کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے آٹھویں سال کا ادا کرنے کے مطابق سال نہم کی بھی ادائیگی شروع کر رکھی ہے۔ اور کئی ہیں۔ جو نویں دسویں سال کا ادا کرچکے ہیں۔ پس وہ جو سال ہشتم کا چندہ ادا کرچکے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ سال نہم کا چندہ پیشگی جمع کرا دیں۔ تا جس وقت حضور سال نہم کا مطالبہ مخلصین سے فرمادیں۔ اس وقت ان کا وعدہ ہی حضور کے پیش نہ ہو۔ بلکہ روپیہ پیش ہو۔ ایسے بھی ہیں۔ جو سال نہم ادا کرینے کے بعد اب سال دہم بھی دے رہے ہیں۔ کیونکہ اب ہر مجاہد نے سمجھ لیا ہے۔ کہ بہرحال تحریک جدید کی قربانی دس سال تک کرنا ہے۔ جو دوست سال ہشتم ادا کرچکے ہیں۔ ان کو بھی اور انکو بھی جو ابھی تک سال ہشتم ادا نہیں کر سکے بلکہ ۳۱ جولائی تک ادا کرنے والے ہیں ان سب کو یاد رہنا چاہیئے۔ اگر ان کا وعدہ کردہ چندہ حقیقی قربانی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ان کی حیثیت اور مالی طاقت سے کم ہے تو انہیں چاہیئے۔ کہ اب ادائیگی کے وقت اس کا ازالہ کرلیں۔ یہ بھی معلوم رہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ نے قربانی کا معیار کم سے کم ایک ماہ کی آمد رکھا تھا۔ پس تمام جماعتیں اور افراد خواہ وہ ہندوستان کے شہری ہوں یا زمیندار اور خواہ بیرون ہند کے ہوں۔ اب یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کم سے کم قربانی کا معیار ایک ماہ کی آمدنی دیتا ہے۔ ادائیگی کے وقت بھی ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز تمام احباب کو ۳۱ رجولائی تک ادا کرنیکی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

خاکسار برکت علی فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ضروری التماس

"الفضل" کے بعض خریدار اصحاب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ ان میں بعض نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی۔ ہم اُن احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ بہت جلد چندہ ادا فرمادیں۔

خاکسار "منیجر"

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ رجولائی ۱۹۴۲ء سے ۲۵ رجولائی ۱۹۴۲ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ رجولائی ۱۹۴۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ ایم۔ ڈی۔ پرنسپل

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن یکم جولائی۔ مصر کی جنگ کے متعلق جنرل آکنلک نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج پھر گھمسان کی لڑائی شروع ہونے والی ہے۔ اس وقت الدابہ کے مشرق میں وسیع پیمانہ پر جنگ ہو رہی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز سارا دن دشمن پر شدید حملے کرتے رہے۔ کل کے تصادم میں دشمن کے بہت سے ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ دن کے وقت دشمن بعض برطانی پوزیشنوں کے قریب پہنچ گیا۔ مگر وسیع پیمانہ پر کوئی جنگ نہ ہوئی۔ کل وہ الدابہ سے پیشقدمی کرتا ہوا العلمین کے رقبہ میں پہنچ گیا۔ جنرل رومیل کا دعویٰ ہے کہ جرمن فوجیں اس وقت العلمین پر حملہ کر رہی ہیں۔ اس مقام سے سکندریہ صرف پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور دونوں مقامات کے مابین صرف ایک بڑی چھاؤنی ہے۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ اگر دشمن سکندریہ پر قابض ہو گیا۔ تو گو یہ برطانیہ پر ایک زبردست ضرب ہوگی۔ لیکن اس کا لازمی نتیجہ یہ نہیں ہوگا۔ کہ بحیرۂ روم سے برطانی بیڑے کو ہٹانا لازمی ہو جائے گا۔

قاہرہ یکم جولائی۔ جنرل آکنلک نے اپنی فوجوں کے نام ایک پیغام بھیجا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی اور نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم دشمن کو مکمل طور پر تباہ نہ کر دیں۔

قاہرہ ۲ جولائی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج صبح بڑی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور فریقین کی بڑی مشینی فوجیں ایک دوسری سے نبرد آزما ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ آج برطانی حکومت پر عدم اعتماد کی تحریک پر دارالعوام میں بحث ہوئی۔ محرک اس بات پر آمادہ تھے کہ اگر حکومت خواہش کرے تو بحث ملتوی کر دی جائے۔ مگر مسٹر چرچل نے کہا کہ تحریک پیش ہونے کی خبر چونکہ شائع ہو چکی ہے۔ اس لئے اس پر بحث ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ دشمن سمجھیں گے کہ دباؤ سے اس تحریک کو روک دیا گیا۔ محرک سر جان وارڈلا نے کہا کہ تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کو جلد از جلد جیتنے میں مدد مل سکے۔ اس وقت ہماری پوزیشن خطرناک ہو گئی ہے اور ہمیں فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ شکستوں کے ذمہ دار میدان میں لڑنے والے نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو لنڈن میں بیٹھ کر ہدایات دیتے ہیں۔ لیبیا میں جن جرمن ٹینکوں نے برطانی فوجوں کو شکست دی۔ ان سے ہم ڈنکرک کی شکست سے بھی پہلے سے آگاہ تھے۔ پھر ویسے ٹینک کیوں نہ تیار کرائے گئے۔ برطانی حکومت پرانی طرز کے اسلحہ ہی کیوں تیار کراتی ہے۔ آپ نے کہا فوجی جرنیلوں کے کاموں میں کوئی مداخلت نہ ہونی چاہیئے۔ اور انکو آزادی سے کام کرنے دیا جائے۔ وزیر اعظم اور وزیر ڈیفنس کے عہدے الگ کر دیئے جائیں۔ تحریک کے مؤید سر راجر نے کہا کہ گو مسٹر چرچل خود سر ہیں۔ نکتہ چینی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں جو اُنکی ہاں میں ہاں ملائیں۔ لیکن انہیں یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ سٹاف کمیٹی کے لیڈروں کے مشورہ کو نظر انداز کر دیں۔ اگر وہ بحری محکمہ میں مناسب تبدیلیاں کر دیں۔ تو یہ ملک کے لئے نہایت اچھا ہوگا۔ یہ ضروری ہے کہ مسٹر چرچل ملک کی رہنمائی کریں۔ مگر صحیح نیشنل گورنمنٹ کی صورت میں صرف چند سیاسی مفادات کے مجموعہ کے لیڈر نہ بنے رہیں۔

لنڈن یکم جون۔ آج دارالعوام میں سر آلیور لٹلٹن نے تحریک عدم اعتماد کا حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ وسطی مشرق میں اتحادی فوجوں کے پاس ٹرے دہانہ کی اتنی توپیں جو تین رجمنٹوں کیلئے کافی ہیں۔ جنرل آکنلک کے پاس فوجوں کی بھی کافی تعداد موجود ہے۔ اسلحہ ہر روز محاذ جنگ پر پہنچ رہا ہے۔ ہمارا مقصد سویز کے علاوہ عراق اور ایران کے تیل کی حفاظت بھی ہے۔ ہم فوجی اسلحہ کے لحاظ سے عنقریب دشمن پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کیلئے مصری کیبنٹ کا اجلاس گذشتہ شب کئی گھنٹے جاری رہا۔ اور آج وزیر اعظم نے شاہی محل میں شاہ فاروق سے ملاقات کی۔

واشنگٹن یکم جولائی۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ امریکہ کی آزادی کیلئے نہ صرف دشمن کی آبدوزوں اور فوجوں کا ہی خطرہ ہے بلکہ امریکہ کے ہر ملک میں سازشیوں اور جاسوسوں کی نو آبادیات قائم ہیں۔

ماسکو یکم جولائی۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ اسوقت جرمن فوج کے پندرہ ڈویژن سبسٹاپول پر روزانہ پانچ سے دس تک حملے کرتے ہیں اور شہر کے آس پاس کی پہاڑیاں جرمن لاشوں اور ٹوٹے ہوئے ٹینکوں سے اَٹی پڑی ہیں۔ ایکدن میں دس ہزار گولوں کی بارش جرمن توپخانہ سے کی گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت قیامت خیز تباہی سے کوئی چیز نہ بچ سکیگی۔ اسوقت سبسٹاپول کم و بیش ہر طرف سے محصور ہو چکا ہے اور وہاں کی روسی فوجوں کو سپلائی اور کمک نہیں پہنچ سکتی۔ بحیرہ اسود کا روسی بیڑا یہاں سے ہٹا لیا گیا ہے۔ اور اگر یہ بندرگاہ ہاتھ سے چلی بھی جائے۔ تو روسی بیڑا نوووروسک کی بندرگاہ سے اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھے گا۔ کرسک پر جرمن فوجوں نے جو نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اس میں بھاری نقصانات کے بعد وہ معمولی سی پیشقدمی کرنے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ وہ یہاں تازہ فوجیں لے آئے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ روسی مورچوں میں شگاف کو زیادہ چوڑا کر سکیں تاہم جرمنوں کے دو تازہ حملوں کو ناکام کر دیا گیا۔ اور ان کی ایک رجمنٹ کا صفایا کر دیا گیا۔

لنڈن یکم جولائی۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جاپانی بھاری تعداد میں اپنی ہوائی اور بری فوجوں کو منچوریا کی شمالی سرحد پر جمع کر رہے ہیں اور اب یہ امر یقینی ہے کہ وہ روس پر حملہ کرنے کے لئے کسی موزون موقعہ کی تاک میں ہیں۔

وشی یکم جولائی۔ فرانس کی کونسل آف سٹیٹ جس کے اجلاس پہلے غیر مقبوضہ فرانس میں ہوتے تھے۔ اب واپس پیرس جا رہی ہے۔ یہ رعایت موسیو لاوال نے نازی لیڈروں سے بات چیت کے بعد حاصل کی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہٹلر پندرہ لاکھ فرانسیسی جنگی قیدیوں کو رہا کرنے پر آمادہ ہے۔

واشنگٹن یکم جولائی۔ امریکہ کے بحری محکمہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مالٹا کی برٹش ڈیفنس کے لئے ہوائی جہازوں کی ایک کافی تعداد بحیرۂ روم کے رستہ مالٹا پونچا دی گئی ہے۔ یہ ہوائی جہاز ایک طیارہ بردار جہاز پر بھیجے گئے۔ جو بالکل محفوظ ہے۔ اور اسکی حفاظت کے لئے جو جہاز گئے تھے۔ ان میں سے بھی کسی کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔

چنگنگ یکم جولائی۔ ایک چینی وزیر کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے فلپائن سے پچاس ہزار جاپانی فوج فارموسا میں منتقل کر دی ہے۔ اس تبدیلی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

لنڈن یکم جولائی۔ کاکیشیا کی ترکی کی سرحد پر ۲ جرمن پیراشوٹ جن کے پاس سننے اور براڈکاسٹ کرنیکے ریڈیو سیٹ تھے۔ گرفتار کئے گئے۔ یہ کیشین کسانوں کے لباس میں تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں جرمن ہوائی جہاز نے جاسوسی کیلئے روسی مورچوں کے پیچھے اتارنا تھا مگر غلطی سے یہاں اتار دیا۔

بوسٹن یکم جولائی۔ ایک امریکن انجنیئر نے موٹروں کے ربڑ کے ٹائروں کے بجائے لکڑی کے ٹائر بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے جن کے ساتھ موٹر کار ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی ہے۔

سرینگر یکم جولائی۔ یہاں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ ریاست کے وزیر اعظم سر این گوپال سوامی آئینگر واپس جا رہے ہیں اور ان کی جگہ موجودہ وزراء میں سے کسی کو دے دی جائے گی۔

سرینگر یکم جولائی۔ سردار عطر سنگھ ریونیو کمشنر ان دنوں معطل ہیں۔ اب ان کے لڑکے کو جو بانہال روڈ پر ٹریفک انسپکٹر تھا۔ غلّہ کی ناجائز برآمد کے الزام میں معطل کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ یکم جولائی۔ پنڈت نہرو صاحب نے ایک تقریر میں کہا کہ انہوں نے دہلی میں سر سٹیفورڈ کرپس کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ ہندوستان میں ۲۵ لاکھ والنٹیروں کی ایک فوج تیار کریں مگر انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا۔

بمبئی یکم جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں ہریجن اخبار میں شائع ہونیوالے مضامین خاص طور پر حکومت ہند کے زیر غور ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ نازیوں نے مزید ۲۸ چیک باشندوں کو ہیڈرک کے قتل کے سلسلہ میں پھانسی پر لٹکا دیا ہے گویا اسوقت تک ایک ہزار بے گناہ چیک موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔

استنبول یکم جولائی۔ بلغاری فوجوں کو یوگوسلاویہ میں آزاد سردی فوجوں کے مقابلہ پر بھیجا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ایک گاؤں باٹینک نامی کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو قطاروں میں کھڑا کر کے مشین گنوں سے اڑا دیا۔ اور اس کے بعد گاؤں کے تمام مکانات کو مسمار کر کے میدان ہموار کر دیا۔

لاہور یکم جولائی۔ مسٹر گابا جنہیں ایک کتاب لکھنے پر توہین عدالت کی بنا پر ہائیکورٹ نے چھ ماہ قید کی سزا دی تھی۔ سزا کو ختم کرنے کے بعد آج رہا ہو گئے۔

سڈنی یکم جولائی۔ ایک فوجی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ سے بھاری اور اوسط درجہ کے بمبار آسٹریلیا لائے جا رہے ہیں۔ ان کے ہوا باز بھی امریکن ہی ہیں۔

لنڈن یکم جولائی۔ ذمہ وار حلقوں کی اطلاع ہے کہ اسوقت برطانیہ کے تجارتی اور مال لیجانیوالے جہازوں کے ملاحوں میں ایک چوتھائی ہندوستانی ہیں پہلے یہ اندیشہ تھا کہ وُہ شاید سرد اور برفانی سمندروں میں سفر نہ کر سکیں۔ مگر انہوں نے بہت استقلال اور جفاکشی سے اس خیال کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی)